★— جناب فخر الدین صدیقی ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈی۔ ٹی۔ ایل

عزمِ صمیم اور عملِ پیہم

قوم کے نام :—

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط [1]

اے مسلمانو! تم ایک ایسی امت ہو جسے اللہ تعالیٰ نے روئے زمین کے تمام انسانوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ تم حکم دیتے ہو نیکی کرنے کا اور روکتے ہو برائی سے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔

قرآن مجید کی اس آیت میں اللہ نے چند ایک ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں، جو اسلامی ملت کی تعمیر کی بنیادی اینٹیں ہیں :—

اوّل : اُمتِ مسلمہ کا وجود میں آنا صرف اور صرف یہ غرض رکھتا ہے کہ وہ دنیا کے تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کریں۔

دوئم : اُمتِ مسلمہ کا یہ فرض ہے کہ وہ نیکی کی دعوت کو عام کرتی ہے۔

سوئم : اُمتِ مسلمہ کا یہ فرض ہے کہ وہ برائی سے روکتی ہے۔

چہارم : اُمتِ مسلمہ کا یہ فرض ہے کہ وہ یقین کامل سے اللہ پر ایمان رکھے۔

یہ وہ زریں اصول ہیں، جو مسلمانوں کو دین و دنیا میں کامیابی کی ضمانت دیتے ہیں اور ہلاکت سے بچاتے ہیں، قرآنِ مجید میں یہودی قوم کی تباہی و بربادی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ

---

[1] سورہ آل عمران

فرماتا ہے :۔

کَانُوْا لَا یَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ ؕ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۵؎

یعنی قوم یہود اس لئے خدا کے غیظ و غضب کا نشانہ بنی کہ وہ لوگ ایک دوسرے کو بُرائی سے روکتے نہیں تھے، اُن کا یہ فعل جسے وہ روا رکھتے تھے، یقیناً نہایت ناپسندیدہ اور بُرا تھا۔

مسلمان قوم کی پیدائش کی ضرورت اور یہود قوم کی تباہی کا بیان قرآن مجید میں درج فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم مسلمان ہر وقت دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھیں یعنی فلاح و بہبود کے اصول پر بھی کاربند رہیں اور اس پر بھی کڑی نظر ڈالیں کہ قومی تباہی کے اسباب کیا ہوتے ہیں؟

ملت احمد کے غم خوارو! وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنا اپنا محاسبہ اس انداز میں کریں کہ ہمارے کسی کام سے قوم و ملت کی تعمیر نو میں کوئی رخنہ اندازی نہ ہو، ہم نے اپنوں اور بیگانوں سے جو زخم کھائے ہیں اس کی تاریخ نہایت تاریک اور المناک ہے، اب اُس کی تفصیل کا وقت نہیں، اب وقت ہے کہ ہم اپنے اس زخم کا علاج کیونکر کریں؟ اللہ تعالیٰ نے اس کا جو علاج تجویز فرمایا ہے، وہ یہی ہے کہ ہم نیکی کو عام کریں اور بُرائی کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔

آج اگر ہم نے حالات سے سبق نہ سیکھا تو وہ کونسا وقت ہوگا! آج اگر ہم عزم نو لے کر میدان میں نہ اُترے تو وہ کونسی گھڑی ہوگی؟ آج قوم و وطن پر جو نازک وقت ہے کہ ہم چھوٹے اور بڑے محض خدا کی خاطر ایک پختہ اور سچا ارادہ باندھ کر میدان کارزار میں نکل پڑیں، کیونکہ عزم و عمل وہ طاقت ہے، جس کے سامنے کوہِ گراں بھی گھاس کے تنکوں کی مانند اُڑ جاتے ہیں۔ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ جب کبھی بھی کوئی شیطانی طاقت حق و صداقت سے ٹکرائی تو حق و صداقت کے علمبرداروں نے وقتی اور عارضی کمزوری کے بعد ایسی سربلندی، سرفرازی اور سعی کا نمونہ دکھایا کہ دُنیا یقین سے لبریز ہوگئی اور تسلیم کر گئی

۵؎ سورۃ المائدہ

کہ فی الواقع اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا حامی و ناصر وہ ایک زندہ خدا ہے جو تمام کائنات پر قابض اور متصرف ہے۔

ہماری مدد کے لیے فرشتوں کا نزول ہوگا اور یقیناً ہوگا، لیکن ایسے نہیں کہ ہمیں آزمائش کی بھٹی میں ڈالے بغیر سُرخ رو بنا دیا جائے۔ زندہ قومیں وہی ہوتی ہیں جو آزمائش کی بھٹی میں ابراہیمی جذبے سے کود پڑتی اور بہ سلامت گزر جاتی ہیں۔ آزمائش کی بھٹی سے بچ نکلنے کی ایک ہی راہ ہے "عزمِ صمیم اور عملِ پیہم" کے پیکر بن جائیں، تاریخ گواہی دیتی ہے کہ جب کبھی مُسلمان نے اپنے عمل سے غفلت برتی اور مادّی طمطراق کا سہارا لیا تو نہ اس کا طنطنہ رہا نہ سطوت رہی، نہ دبدبہ رہا نہ شوکت رہی، اس قسم کے تغیرات کئی بار ہوئے مگر جب ازل سے مقدر ہے کہ اسلام وُہ آخری شمع ہے، جسے دستِ قُدرت نے اس لئے روشن کیا ہے کہ اب قیامت تک اِسی کا نُور تمام انسانوں کے قلب و نظر کو روشنی بخشے گا، ہزار چنگیز و ہلاکو آیا کریں یاجوج اور ماجوج اپنے ہلاکت خیز آلات ایجاد کیا کریں، اور ہندوستان کی برہمنی سامراج لاکھ جتن کیا کرے، مگر خدا کی یہ آخری شمع اُس وقت تک ضوفشاں ہی رہے گی جب تک کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس سے منوّر نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ خدائے ذوالجلال کا یہ اٹل فیصلہ ہے:—

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ [1]

سُن لو اور گوش ہوش سے سُنو! یہ آسمانی تقدیر ہے اور کوئی طاغوتی طاقت اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی، وقت کی یہ پُکار ہے کہ ہم اس تقدیر کا ساتھ دیں اور مُفت میں اجر کے مستحق بن جائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ کا یہ واضح ارشاد ہے:—

اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ اَیُّھَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ۭ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا ۝ [2]

یعنی خدا تو قادر و توانا چاہے تو کسی بھی لمحے ہمیں زندگی کی نعمت سے محروم کر دے

---

[1] سورۃ الصف۔ [2] سورۃ النساء

اور ایسے لوگوں کو پیدا فرماتے جو اُس کے احکام پر دل و جان سے عمل کرنے والے ہوں :

پیارے مسلمان بھائیو! ہمیں اپنے عزم و عمل سے اپنے پیارے آقا پر اب یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہم تیرے ہی بندے ہیں اور انشاء اللہ ہم اسلام اور توحید کو پھیلائیں گے، ایسا نہ ہو کہ وہ منحوس دن آجائے کہ ہمیں اس دُنیا کی بساط سے صرف اس لئے لپیٹ لیا جائے کہ ہم اس کے اہل نہیں تھے۔

آئیے! ہم سب اُس قادر و توانا کے آستانے پر جُھک کر سوال کریں

اے غفار! اے تواب (جلّ شانہٗ وعمّ نوالہ) تو ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ ہمیں فتح و نصرت سے سُرخ رُو فرما ہم تیرے گناہگار اور عاجز بندے ہیں۔ مگر تو جانتا ہے کہ ہم حق کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ اور ہمارا کمینہ دشمن شرک و باطل کا طرف دار ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ تیری ایک تجلی ہمارے بگڑے کاج کو سنوارنے کے لئے کافی ہے، اس لئے تو اپنے ملائکہ مجندہ سے ہماری مدد فرما کہ ہم ناچیز بندے تیرے اسلام کی عظمت کو قائم کرتے ہوئے تمام عالم میں تیری توحید کا جھنڈا گاڑ دیں۔

اے ہمارے قادرِ مطلق آقا! اے ہمارے حقیقی محبوب! تو اپنے حسن کی تجلی دکھا، اور جلد ہماری مدد کو آ کہ اب ہم ناتوان ہیں، انتظار کی طاقت نہیں ہے :

(اللّٰھم آمین)

○